جس کو حضرت عائشہؓ جیسا عذر درپیش ہو' اس کے لیے اجازت ہے کہ حج سے فارغ ہونے کے بعد عمرہ کرے [عام اجازت نہیں ہے]۔(حج و عمرہ اور زیارت' علامہ عبدالعزیز بن عبداللہ بن بازؒ، ترجمہ: شیخ مختار احمد ندوی' وزارتِ اسلامی' سعودی عرب' ص ۴۳-۴۴)

ان دو متضاد آرا کی وجہ سے زائرین حج اُلجھن میں پڑ جاتے ہیں کہ کیا صحیح اور کیا غلط ہے؟

ج: جب یہ بات ثابت ہے کہ حضرت عائشہؓ نے حج کے بعد عمرہ کیا ہے تو اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ حج کے بعد عمرہ کیا جا سکتا ہے۔ رہی یہ بات کہ حضرت عائشہؓ کا عمرہ اس عمرہ کی قضا تھی جو ان سے رہ گیا تھا' تو اس سے حج کے بعد عمرہ کو قضا کی صورت کے ساتھ مخصوص نہیں کیا جا سکتا' بلکہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حج کے بعد نفل عمرہ کیا جا سکتا ہے جس طرح عمرہ کی قضا کی جا سکتی ہے۔ اس لیے کہ عمرہ قضا ہو یا ادا' واجب ہو یا سنت' اس کا طریق کار' شرائط' واجبات اور سنن میں کوئی فرق نہیں ہے' نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی جعرانہ سے مستقل عمرہ کیا تھا۔ حج کے بعد عمرہ کی نفی اس وقت کی جا سکتی ہے جب نبی کریمؐ نے اس کی نفی یا حمایت کی ہو یا حضرت عائشہؓ کو عمرہ کرنے کے موقع پر فرمایا ہو کہ جس کا عمرہ رہ گیا ہو وہ حج کے بعد عمرہ کر سکتا ہے۔ دوسرا شخص جس نے حج سے پہلے عمرہ کر لیا ہو' وہ بعد میں عمرہ نہیں کر سکتا۔ رہی یہ بات کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مرتبہ حج کے بعد عمرہ کو معمول نہیں بنایا تو اس سے بھی حج کے بعد عمرہ کی نفی نہیں کی جا سکتی۔ اس لیے کہ بیان جواز کے بعد معمول نہ بنانے سے جواز کی نفی نہیں کی جا سکتی۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ کو حج کے بعد عمرہ کروا کر اس بات کا جواز بیان کر دیا کہ حج کے بعد عمرہ کرنے کی اجازت ہے۔ آج کل بھی حجاج کرام کا معمول نہیں ہے کہ وہ حج کے بعد تنعیم سے عمرہ کریں۔ کچھ لوگ عمرہ کرتے ہیں اور کچھ لوگ محض طواف پر اکتفا کرتے ہیں۔ دونوں طریقے صحیح ہیں۔ اعتدال کی راہ یہ ہے کہ کسی کی اپنی طرف سے نفی نہ کی جائے کہ یہ شریعت میں اپنی طرف سے اضافہ کرنے کے مترادف ہے۔ غلو اور افراط و تفریط سے پرہیز کرنا چاہیے۔ واللہ اعلم! (ع - م)